اِزالۃُ الاَوہام

جلد ۱

متکلمِ اسلام، محقق مذاہب عالم، مجاہدِ حق حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانویؒ کی ردِّ عیسائیت پر فارسی زبان میں سب سے پہلی نایاب کتاب جو موصوف نے ۱۲۶۹ھ/۱۸۴۸ء میں تصنیف کی جس میں عیسائیت کے بڑے اعتراضات کے الزامی تحقیقی، عقلی ونقلی، مکمل ومدلل، جامع ومسکت جوابات دیے گئے ہیں نیز مسئلہ تثلیث اور بشاراتِ محمدی ﷺ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔



تالیف

متکلمِ اسلام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمۃ اللہ علیہ

اردو ترجمہ وتقدیم شرح وتحقیق

مولانا ڈاکٹر محمد اسماعیل عارفی

تقریظ پسند فرمودہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

مکتبۃ دار العلوم کراچی

اِزالۃ الاوہام

جلد ۱

متکلمِ اسلام، محققِ مذاہبِ عالم، مجاہدِ حق حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی کی ردِ عیسائیت پر فارسی زبان میں سب سے پہلی نایاب کتاب جو موصوف نے ۱۲۶۹ھ ۱۸۴۸ء میں تصنیف کی جس میں عیسائیت کے بڑے اعتراضات کے الزامی تحقیقی، عقلی ونقلی، مکمل ومدلل، جامع ومسکت جوابات دیے گئے ہیں نیز مسئلہ تثلیث اور بشاراتِ محمدی ﷺ پر سیر حاصل گفتگو کی گئی ہے۔

تالیف

متکلمِ اسلام حضرت مولانا رحمت اللہ کیرانوی رحمہ اللہ

اردو ترجمہ وتقدیم شرح وتحقیق

مولانا ڈاکٹر محمد اسماعیل عارفی

تقریظ پسند فرمودہ

شیخ الاسلام حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم

مکتبہ دار العلوم کراچی

امرِ اوّل: صحفِ اربعہ کے مضامین کا اختلاف

پس امر اول کی توضیح یہ ہے کہ متی باب ۱میں یوسف (۱) کا مریم کو طلاق دینے کا

---

(۱) یہ یوسف نام کے آدمی حضرت مسیح علیہ السلام کی والدہ کے شوہر بتائے جاتے ہیں پیشہ کے لحاظ سے بڑھئی تھے ناصرہ شہر میں رہتے تھے متی نے واقعہ کی تفصیل اس طرح لکھی ہے"اب یسوع مسیح کی پیدائش اس طرح ہوئی کہ جب اسکی ماں مریم کی منگنی یوسف کے ساتھ ہوگئی تو انکے اکٹھے ہونے سے پہلے وہ رُوح القدس کی قدرت سے حاملہ پائی گئی۔پس اسکے شوہر یوسف نے جو راستباز تھا اور اسے بدنام کرنا نہیں چاہتا تھا اسے چپکے سے چھوڑ دینے کا ارادہ کیا۔وہ ان باتوں کو سوچ ہی رہا تھا کہ خداوند کے فرشتہ نے اسے خواب میں دکھائی دیکر کہا اے یوسف ابن داؤد! اپنی بیوی مریم کو اپنے ہاں لے آنے سے نہ ڈر کیونکہ جو اسکے پیٹ میں ہے وہ روح القدس کی قدرت سے ہے۔اسے بیٹا ہوگا اور تو اسکا نام یسوع رکھنا کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو انکے گناہوں سے نجات دیگا۔یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ جو خداوند نے نبی کی معرفت کہا تھا وہ پورا ہو کہ۔دیکھو ایک کنواری حاملہ ہوگی اور بیٹا جنیگی اور اسکا نام عمانوایل رکھیں گے جس کا ترجمہ ہے خدا ہمارے ساتھ۔پس یوسف نے نیند سے جاگ کر ویسا ہی کیا جیسا خداوند کے فرشتہ نے اسے حکم دیا تھا اور اپنی بیوی کو اپنے ہاں لے آیا۔اور اسکو نہ جانا جب تک اسکے بیٹا نہ ہوا اور اسکا نام یسوع رکھا"(متی ۱:۱۸ تا ۲۵) متی بتا رہے ہیں کہ حضرت مریم علیہا السلام کنواری تھیں اور رُوح القدس کی قدرت سے حاملہ ہوئیں مگر وہ خود اپنی بات کی تردید کرتے ہوئے لکھتے ہیں"اور یعقوب سے یوسف پیدا ہوا۔یہ اس مریم کا شوہر تھا جس سے یسوع پیدا ہوا جو مسیح کہلاتا ہے"(متی ۱:۱۶) جب حضرت مریم علیہا السلام کنواری تھیں انکی باقاعدہ شادی نہیں ہوئی تھی تو پھر شوہر کہاں سے آگیا اور اگر مریم کا شوہر تھا تو پھر مریم کے بیٹے عیسیٰ بن باپ کے کیسے ہوئے؟ جب ایک عورت کا شوہر تجویز کر دیا جائے تو اولاد کا اسکی طرف منسوب ہونا بہت واضح ہے۔قرآن مجید حضرت مریم علیہا السلام کو صدیقہ' طاہرہ' مومنہ' ولیّہ' خدا کی برگزیدہ' قرار دیتا ہے اور طرح طرح سے انکے فضائل ومناقب ذکر کرتا ہے۔جبکہ بائبل مقدس انکے بارے میں کوئی قابلِ تعریف بات ذکر نہیں کرتی صرف یہی بتاتی ہے کہ وہ اپنے بیٹے سے پینے کیلئے"شراب"مانگ رہی ہیں (یوحنا ۲:۳) بلکہ ایک بیان سے تو انکا محض "مومنہ" ہونا ہی ثابت نہیں ہوتا کسی اور چیز کا تو ذکر ہی کیا چنانچہ لکھا ہے "جب وہ بھیڑ سے یہ کہہ ہی رہا تھا تو دیکھو اسکی ماں اور بھائی باہر کھڑے تھے اور اُس سے بات کرنا چاہتے تھے۔کسی نے اس سے کہا دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر کھڑے ہیں اور تجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔اس نے خبر دینے والے کو جواب میں کہا کون ہے میری ماں اور کون ہیں میرے بھائی؟۔اور اپنے شاگردوں کی طرف ہاتھ بڑھا کر کہا دیکھو میری ماں اور میرے بھائی یہ ہیں۔کیونکہ جو کوئی میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلے وہی میرا بھائی اور میری بہن اور ماں ہے"(متی ۱۲:۴۶ تا ۵۰) دیکھئے!

(بقیہ اگلے صفحہ پر......)

ارادہ کرنا اور خواب کے مطابق اس سے رک جانا اور جناب مسیح علیہ السلام کی ولادت تک قربت نہ کرنے کا ذکر ہے باب ۲ میں شرق کی جانب سے چند مجوسیوں کا آنا اور یوسف کا جناب مریم و مسیح کے ساتھ ہیرودیس بادشاہ کے خوف سے مصر جانا اور ہیرودیس بادشاہ کا غصہ ہونا

(بقیہ حاشیہ......) حضرت مسیح علیہ السلام کس طرح اپنی والدہ صاحبہ سے بالکل بے رخی، پوری بے التفاتی، مکمل اعراض کر رہے ہیں اور اپنے شاگردوں کی طرف ہاتھ بڑھا کر فرماتے ہیں کہ یہی لوگ میری ماں اور میرے بھائی ہیں کیونکہ یہی لوگ مجھ پر ایمان رکھتے ہیں اور میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتے ہیں۔ ان آیات کی وضاحت میں مفسر کا تشریحی نوٹ بھی ملاحظہ فرمالیں "اس واقعہ کے بیان کو ختم کرنے سے پہلے ہم یسوع کی ماں کے بارے میں دو اہم نکات کا ذکر کرنا چاہتے ہیں۔ اول۔ جہاں تک یسوع کی حضوری میں رسائی حاصل کرنے کا تعلق ہے مریم کو کوئی امتیازی استحقاق حاصل نہیں تھا۔ دوم۔ یسوع کے بھائیوں کا ذکر مریم کے دائمی کنوارپن کی تعلیم پر ضرب کاری لگاتا ہے۔ یہاں یہ مفہوم بہت مضبوط ہے کہ وہ مریم کے حقیقی بیٹے تھے۔ اس لئے ماں کی طرف سے یسوع کے بھائی تھے۔ صحائف کے دوسرے متعدد حوالے اس نظریہ کو تقویت دیتے ہیں۔ دیکھئے زبور ۶۹:۸، متی ۱۳:۵۵، مرقس ۳:۳۱، ۳۲، ۶:۳، یوحنا ۷:۳، ۵، اعمال ۱:۱۴، ا۔ کرنتھیوں ۹:۵، گلتیوں ۱:۱۹ (تفسیر الکتاب۔ ولیم میکڈونلڈ۔ جلد اول۔ ص ۱۴۲) قرآن حکیم حضرت مریم بتول کا کنوارہ پن ہی بتاتا ہے۔ نہ انکے لئے کوئی شوہر ذکر کرتا ہے، نہ کوئی اولاد ثابت کرتا ہے اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی معجزانہ پیدائش کو خدا کی قدرت کی دلیل بتاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنی نشانی کے طور پر انہیں بغیر باپ کے پیدا کیا۔ اسکے برعکس بائبل بتاتی ہے کہ یوسف مریم کے شوہر تھے بلکہ یسوع کو یوسف کا بیٹا بھی کہا اور سمجھا جاتا تھا (لوقا ۳:۲۳) ان بیانات کے درست مان لینے کی صورت میں انکا بن باپ پیدا ہونا غلط یا کم از کم مشکوک ہو جاتا ہے۔ سوال یہ ہے کہ حضرت مریم علیہا السلام کیلئے شوہر ڈھونڈنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ بائبل یوسف کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا باپ بار بار کیوں بتاتی ہے (لوقا ۲:۴۱، ۴۸، وغیرہ) اور انکے حقیقی بھائی، خاندان کا تفصیلی خاکہ کیوں پیش کرتی ہے؟ ایک مفسر گرہ کشائی اور حکیمانہ نکتہ آفرینی کرتے ہوئے اس سوال کا جواب یوں دیتا ہے۔ "مریم کی نیک نامی کو بچایا گیا ورنہ اس پر بہت انگلیاں اٹھتیں۔ مناسب تھا کہ شادی کے وسیلہ سے حمل کو تحفظ دیا جائے تاکہ دنیا کی نگاہ میں جائز ٹھہرے تاکہ مبارک مریم کو ایک مددگار ساتھی میسر ہو (تفسیر الکتاب میتھو ہینری۔ ج ۳۔ ص ۴) قارئین یہ ہے اس واقعہ کا پس منظر اور یوسف سے تعلق جوڑنے کی ضرورت کہ مریم نیک نام، راستباز عورت تھیں۔ کنواری حاملہ ہو گئیں ظاہر ہے کہ ایسی حالت میں ان پر بہت انگلیاں اٹھتیں اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ انکی یوسف نامی شخص سے شادی کروادی جائے اور شادی کے وسیلہ سے حمل کو تحفظ دیا جائے۔ مسیحی قوم کا فرض ہے کہ وہ بتائے کہ یہودیوں کے بہتان اور اس محقق عیسائی مفسر کے اعتراف میں کیا فرق ہے؟

اور بیت لحم اور اسکے اطراف میں دو سالہ یا اس سے کم عمر بچوں کا قتل کرنا اور ہیرودیس بادشاہ کی موت کی خبر پا کر یوسف کا اپنی زوجہ و پسر کے ساتھ اسرائیل کے ملک میں آنا اور ناصرہ شہر میں جا بسنے کا ذکر ہے۔ باب سوم میں حضرت یحییٰ علیہ السلام کا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو اصطباغ پانے سے منع کرنا اس وجہ سے کہ وہ انکو اپنے سے بڑا بزرگ اعتقاد کرتے تھے۔ باب ۵،۶ میں اکثر آنجناب کے نصائح کا بیان ہے جو انہوں نے پہاڑی پر لوگوں کو وعظ فرمائے تھے۔ باب ۹ میں دو نابینوں کو شفا بخشا اور دیگر ابواب میں بعض تمثیلات کا بیان ہے۔ باب ۲۷ میں یہوداہ بدبخت کا اپنے فعل پر پشیمان ہونا' خود کو قتل کرنا اور پیلاطس کا یہود کے سامنے پانی سے اپنے ہاتھ دھونا کہ یہود اس سے جناب مسیح علیہ السلام کے قتل کا مطالبہ کرتے تھے اور اس کا اس طرح کہنا کہ اسی طرح میں بے گناہ راستباز کے خون سے پاک ہوں اور باقی تینوں اناجیل میں متی کی مذکورہ بالا باتوں کا نشان تک نہیں ہے۔

انجیلِ لُوقا کے مضامین

لوقا باب ۱ میں حضرت زکریا علیہ السلام کا قصہ اور حضرت یحییٰ علیہ السلام کی ولادت کی کیفیت اور مریمؑ کے پاس فرشتے کا آنا اور ایک بچے کی پیدائش کی خوشخبری دینا اور اس معصومہ کا فرشتے سے گفتگو کرنا اور حاملہ ہونے اور حمل کے بعد زکریا علیہ السلام کی بیوی کے ہاں تشریف آوری' تین مہینے وہاں رہنے اور پھر دوبارہ اپنے گھر جانے کا ذکر ہے۔ باب ۲ میں یوسف کا اپنی بیوی مریم کے ساتھ نام لکھوانے کیلئے بیت اللحم جانا کہ ان دنوں قیصر نے تمام شہروں میں نام لکھوانے کا حکم دے رکھا تھا اور جناب مسیح علیہ السلام کی اس جگہ ولادت کی کیفیت اور فرشتہ کا رات کو رہنے والوں کو خوشخبری دینا جو اپنے گلہ کی حفاظت کیلئے اس جگہ رہتے تھے اور اس وقت دوسرے ملائکہ کا نزول اس فرشتے کے ساتھ' آٹھویں دن ختنہ ہونا' ایام نفاس

گزرنے کے بعد شریعت موسوی کے مطابق قربانی گزرانے کیلئے آنجناب کا یروشلیم لے جانا‘ شمعون کا روح القدس کے الہام کے ساتھ آنجناب کی زیارت کیلئے آنا‘ اسی وقت ایک عورت کا حاضر ہونا جو بیت المقدس میں اسی سال مشغول عبادت رہی اور عیسی علیہ السلام کے بارے میں ان لوگوں سے گفتگو کرنا جو اس جگہ کے منتظرین میں سے تھے (۱) اور بارہ سال کی عمر میں ایام عید کے گزرنے کے وقت بوقت مراجعت وطن والدین کو اطلاع دیئے بغیر یروشلیم میں ٹھہر جانا اور ایک منزل آکر انکا عیسی علیہ السلام کو تلاش کرنا اسی وجہ سے یروشلیم واپس آنا اور ہیکل میں معلموں کے پاس انہیں بیٹھا ہوا پانا مذکور ہے۔ باب چہارم میں آنجناب کا ہفتہ کے روز مسجد میں آنا‘ کتاب یسعیاہ کا کھولنا‘ اس میں ان آیات کا نکالنا کہ روح خدا مجھ پر ہے اسی لئے اس نے مجھ پر مسح کیا کہ مسکینوں کو خوشخبری دوں اور غم زدوں کو شفا بخشوں اور قیدیوں کو رہائی کی خوشخبری دوں اندھوں کو بینائی اور کچلے ہوئے کو آزادی بخشوں اور خداوند کے سال مقبول کو مشتہر کروں انتہت الآیات المذکورہ اور پھر نیک پیغمبر (۲) کو کتاب واپس دینا اور سارے مجمع کو یہ فرمانا کہ آج یہ نوشتہ پورا ہو گیا کا ذکر ہے۔ باب ۷ میں ایک شخص کا زندہ کرنا جو ایک بیوہ کا بیٹا تھا اور اسکی ماں اسکی خبر نہیں رکھتی تھی‘ آنجناب کی خدمت میں ایک عورت کا فریسی کے گھر میں آنا‘ آنجناب کے پاؤں کو اپنے آنسوؤں سے تر کرنا‘ پھر اپنے بالوں سے خشک کرنا‘ آنجناب کے پاؤں پر عطر کا ملنا‘ آنجناب کا اس عورت کے گناہوں کو بخشنا مذکور ہے۔ باب ۱۰ میں ستر آدمیوں کو آنجناب کا لوگوں کی تعلیم کیلئے مقرر کرنا اور شہروں

---

(۱) یعنی یروشلیم کی آزادی اور خلاصی کے منتظر تھے کہ کوئی نجات دہندہ مسیح آئے گا جسکی توریت میں پیشینگوئیاں مذکور ہیں۔

(۲) یہ متن کتاب کے مطابق ہے موجودہ بائبل میں اس طرح ہے ”پھر وہ کتاب بند کر کے اور خادم کو واپس دیکر بیٹھ گیا“ (لوقا ۴:۲۰)